

صوبائی اسمبلی پنجاب

صبا خانات

سوموار ۵ نومبر، ۱۹۹۰ء
دوشنبہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ

جلد ۱ — شماره ۱

سرکاری رپورٹ



مندرجات

سوموار ۵ نومبر، ۱۹۹۰ء

صفحہ نمبر
۳

تلاوت قرآن پاک

۴

اراکین کا حلف

۳

پیکر اور ڈپٹی پیکر کے انتخابات کے بارے میں اعلانات

اجلاس کی طلبی کا فرمان

No. LEGIS - 1(21) 90/153 Dated Lahore the 3rd Nov, 1990

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, the 5th November, 1990 at 9 .00 a. m. in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated LAHORE, THE
November 3, 1990.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
"Governor of the Punjab"

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس

سوموار 5 نومبر 1990ء

(دو شنبہ 16 ربیع الثانی 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیئر لاہور میں 9 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر میاں

ظہور احمد وٹو کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

خطبات قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید قاری صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُونَ اِلَى

التَّخْيِرِ وَيَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوَدُّوا الْاِٰمَنَاتِ

اِلَىٰ اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ

اِنَّ اللّٰهَ لِعَمَلِكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا

يَآٰئِهَآ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولٰٓئِ

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ اِلَى اللّٰهِ

وَالرَّسُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ كَاُوْتِیْلًا

سورۃ آل عمران آیت ۷۳ سورۃ النساء آیت ۵۸-۵۹

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم

دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں ○ خدا تم کو حکم دیتا

ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کروا کر۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف

سے فیصلہ کیا کرو۔ خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے ○ مومنو!

خدا اور اس کے رسول کی فرمائشوں کو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر

کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور

اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا اتال بھی اچھا ہے ○

دایلمنا الابلاغ

میاں منظور احمد موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: حلف لینے سے پہلے آپ اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں۔

میاں منظور احمد موہل: قوی اسمبلی میں بھی حلف لینے سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ کوئی ایسی روایت نہیں کہ جس کی پیروی کی جائے۔ جس وقت تک حلف نہیں ہر جاتا، اس وقت تک آپ ممبر نہیں ہیں اور ابھی آپ اجلاس کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتے۔

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معزز اراکین! اب حلف برداری کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ یہ حلف نامہ آپ کی نشستوں پر موجود ہے۔ اسے آپ میرے ساتھ ساتھ پڑھیں گے۔ آپ براہ کرم اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں (اس مرحلہ پر فاضل اراکین مشترکہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے) فاضل اراکین نے حلف اٹھایا۔
اس نشست میں جن اراکین نے حلف اٹھایا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام رکن	حلقہ	نیابت
1	ڈاکٹر محمد افضل اعجاز	پی پی 1	راولپنڈی I
2	جناب بادشاہ میر خان آفریدی	پی پی 2	راولپنڈی II
3	جناب محمد حنیف چودھری	پی پی 3	راولپنڈی III
4	جناب محمد بشارت راجہ	پی پی 4	راولپنڈی IV
5	جناب غلام سرور خان	پی پی 4	راولپنڈی V
6	جناب شوکت محمود بھٹی	پی پی 7	راولپنڈی VII
7	راجہ اشفاق سرور خان	پی پی 8	راولپنڈی VIII
8	جناب محمد یامین	پی پی 9	راولپنڈی IX
9	چودھری محمد ریاض	پی پی 10	راولپنڈی X
10	راجہ جاوید اعجاز	پی پی 11	راولپنڈی XI
11	جناب تاج محمد خان زاہد	پی پی 13	انک II

انک III	پی پی 14	جناب ملک گلاب خان	12
انک IV	پی پی 15	ملک عطاء محمد خان	13
چکوال I	پی پی 16	چودھری لیاقت علی خان	14
چکوال II	پی پی 17	ملک شہباز خان	15
چکوال III	پی پی 18	بیگم فوزیہ بہرام	16
چکوال IV	پی پی 19	ملک سلیم اقبال	17
جہلم I	پی پی 20	چودھری خادم حسین	18
جہلم II	پی پی 21	راجہ محمد خالد خان	19
جہلم III	پی پی 22	راجہ ناصر علی خان	20
سرگودھا I	پی پی 23	جناب مظہر احمد قریشی	21
سرگودھا II	پی پی 24	صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی	22
سرگودھا III	پی پی 25	چودھری عبدالحمید	23
سرگودھا IV	پی پی 26	سر غلام دستگیر لک	24
سرگودھا V	پی پی 27	چودھری فرخ جاوید گمن	25
سرگودھا VI	پی پی 28	چودھری عامر سلطان چیمہ	26
سرگودھا VII	پی پی 29	میاں متا محمد علی رانجھا	27
سرگودھا VIII	پی پی 30	جناب شاہ نواز رانجھا	28
سرگودھا IX	پی پی 31	جناب احمد خان ہرل	29
سرگودھا X	پی پی 32	شیخ انوار الحق پراچہ	30
خوشاب I	پی پی 33	ملک ممتاز احمد احوان	31
خوشاب II	پی پی 34	ملک خدا بخش ٹوانہ	32
خوشاب III	پی پی 35	ملک خدا بخش ڈوہل	33
میانوالی I	پی پی 36	حاجی غلام رسول خان	34
میانوالی II	پی پی 37	خان عامر حیات خان روکزی	35
میانوالی IV	پی پی 39	جناب محمد بسطنین خان	36

I بکر	پی پی 40	ملک امان اللہ	37
II بکر	پی پی 41	ملک غضنفر علی	38
III بکر	پی پی 42	جناب نعیم اللہ خان شاہانی	39
II فیصل آباد	پی پی 44	جناب خالد محمود خان	40
III فیصل آباد	پی پی 45	حاجی محمد نواز خان کلیار	41
IV فیصل آباد	پی پی 46	چودھری محمد اکرم	42
V فیصل آباد	پی پی 47	رائے رب نواز خان	43
VI فیصل آباد	پی پی 48	چودھری محمد صفدر شاکر	44
VII فیصل آباد	پی پی 49	چودھری مظفر علی گل	45
VIII فیصل آباد	پی پی 50	جناب پرویز سلطان	46
IX فیصل آباد	پی پی 51	میاں محمد فاروق	47
X فیصل آباد	پی پی 52	چودھری طالب حسین	48
XI فیصل آباد	پی پی 53	چودھری عبدالحمید	49
XII فیصل آباد	پی پی 54	جناب محمد افضل سانی	50
XIII فیصل آباد	پی پی 55	جناب قمر زمان اعوان	51
XIV فیصل آباد	پی پی 56	ملک محمد دین	52
XV فیصل آباد	پی پی 57	سید طاہر احمد شاہ	53
XVIII فیصل آباد	پی پی 60	جناب محمد انور علی خان	54
I جنگ	پی پی 61	جناب علی حسن رضا قاضی	55
II جنگ	پی پی 62	مردوست محمد لالی	56
III جنگ	پی پی 63	سرور زاہد محمد طاہر شاہ	57
IV جنگ	پی پی 64	مر محمد نواز خان بھروانہ	58
VII جنگ	پی پی 67	سید چراغ اکبر شاہ	59
VIII جنگ	پی پی 68	جناب غضنفر علی خان	60
IX جنگ	پی پی 69	مر مظفر علی خان	61

I	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 71	جناب ریاض نیمانہ	62
II	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 72	مخدوم سید علی رضا شاہ	63
III	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 73	جناب عبدالستار	64
IV	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 74	سردار مراد خان گدومی	65
V	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 75	حامی غلام ربانی	66
VI	نوبہ نمک سنگھ	پی پی 76	چودھری امجد علی دڑائچ	67
I	گوجرانوالہ	پی پی 77	راجہ خلیق اللہ خان	68
III	گوجرانوالہ	پی پی 79	جناب نور محمد تارڑ	69
IV	گوجرانوالہ	پی پی 80	چودھری ممدی حسن بھٹی	70
V	گوجرانوالہ	پی پی 81	میاں انتصار حسین بھٹی	71
VII	گوجرانوالہ	پی پی 83	چودھری عبدالوکیل خان	72
VIII	گوجرانوالہ	پی پی 84	چودھری ظفر اللہ چیمہ	73
IX	گوجرانوالہ	پی پی 85	چودھری محمد اقبال	74
X	گوجرانوالہ	پی پی 86	چودھری محمد اعظم چیمہ	75
XI	گوجرانوالہ	پی پی 87	چودھری شاہد اکرم بھنڈر	76
XII	گوجرانوالہ	پی پی 88	مر محمد سلیم	77
XIII	گوجرانوالہ	پی پی 89	جناب عثمان ابراہیم	78
XIV	گوجرانوالہ	پی پی 90	جناب ایس اے حمید	79
I	گجرات	پی پی 91	میاں عمران مسعود	80
II	گجرات	پی پی 92	چودھری غلام سرور	81
III	گجرات	پی پی 93	چودھری وجاہت حسین	82
IV	گجرات	پی پی 94	چودھری پرویز الہی	83
V	گجرات	پی پی 95	چودھری محمد فاروق	84
VI	گجرات	پی پی 96	چودھری محمد اسلم	85
VII	گجرات	پی پی 97	میاں طارق محمود	86

VIII گجرات	پی پی 98	میاں وحید الدین	87
IX گجرات	پی پی 99	پیر محمد یعقوب شاہ	88
X گجرات	پی پی 100	حاجی محمد افضل چن	89
I گجرات	پی پی 101	چودھری اکرام اللہ رانجا	90
III سیالکوٹ	پی پی 104	جناب خوش اختر سیانی	91
IV سیالکوٹ	پی پی 105	رانا شمیم احمد خان	92
VI سیالکوٹ	پی پی 107	چودھری صداقت علی	93
VII سیالکوٹ	پی پی 108	سید افتخار الحسن شاہ	94
VIII سیالکوٹ	پی پی 109	چودھری سکندر حیات مہسلی	95
IX سیالکوٹ	پی پی 110	جناب محمد نصیر خان	96
X سیالکوٹ	پی پی 111	چودھری غلام احمد خان	97
XI سیالکوٹ	پی پی 112	صاحبزادہ سید مظہر الحسن	98
		عرف چن پیر	
XIII سیالکوٹ	پی پی 114	جناب عتیق الرحمان	99
XIV سیالکوٹ	پی پی 115	میاں محمد رشید	100
I لاہور	پی پی 116	میاں محمود احمد	101
II لاہور	پی پی 117	جناب ارشاد حسین شیخی	102
III لاہور	پی پی 118	الحاج شیخ روئیل اصغر	103
IV لاہور	پی پی 119	جناب حاکم علی بھٹی	104
VI لاہور	پی پی 121	ملک محمد صادق	105
VII لاہور	پی پی 122	حاجی محمد شریف	106
X لاہور	پی پی 125	حافظ سلمان بٹ	107
XI لاہور	پی پی 126	جناب سمیل ضیاء بٹ	108
XII لاہور	پی پی 127	میاں محمود الرشید	109
XIII لاہور	پی پی 128	چودھری اختر رسول	110

XIV لاہور	پی پی 129	میاں شہباز احمد	111
XV لاہور	پی پی 130	چودھری محمد حیات	112
XVI لاہور	پی پی 131	میجر (ریٹائر) حبیب اللہ خان	113
XVII لاہور	پی پی 132	جناب محمد اکرم بٹ	114
XVIII لاہور	پی پی 133	چودھری شوکت علی	115
شیشوپور II	پی پی 135	چودھری اعجاز احمد چیمہ	116
شیشوپور III	پی پی 136	ملک سرفراز احمد	117
شیشوپور IV	پی پی 137	حاجی محمد نواز	118
شیشوپور V	پی پی 138	سردار محبوب احمد ڈوگر	119
شیشوپور VI	پی پی 139	ملک ذوالفقار احمد اعوان	120
شیشوپور VII	پی پی 140	جناب عبدالرشید	121
شیشوپور VIII	پی پی 141	میاں زاہد نعیم	122
شیشوپور IX	پی پی 142	جناب شاہد منظور گل	123
شیشوپور X	پی پی 143	مہر سعید احمد ظفر	124
شیشوپور XI	پی پی 144	آغا غلام حیدر	125
قصور I	پی پی 145	حاجی غلام صابر انصاری	126
قصور II	پی پی 146	حاجی سردار احمد خان	127
قصور III	پی پی 147	چودھری محمد الیاس خان	128
قصور IV	پی پی 148	سردار طفیل احمد خان	129
قصور V	پی پی 149	رانا پھول محمد خان	130
قصور VI	پی پی 150	سردار محمد عارف تیکٹی	131
قصور VII	پی پی 151	جناب مختار احمد	132
قصور VIII	پی پی 152	سردار حسن اختر موکل	133
اوکاڑہ I	پی پی 153	چودھری شہنقت عباس	134
اوکاڑہ II	پی پی 154	رانا اکرام ربانی	135

III	اوکاڑہ	پی پی 155	رائے نور محمد کھل	136
IV	اوکاڑہ	پی پی 156	جناب ممتاز علی	137
V	اوکاڑہ	پی پی 157	ملک محمد عباس خان کھوکھر	138
VI	اوکاڑہ	پی پی 158	سید انضال علی شاہ	139
VII	اوکاڑہ	پی پی 159	میاں منظور احمد وٹو	140
I	لمٹن	پی پی 160	ملک صلاح الدین ڈوگر	141
II	لمٹن	پی پی 161	حاجی محمد یوٹا	142
III	لمٹن	پی پی 162	الحاج سعید احمد قریشی	143
IV	لمٹن	پی پی 163	شیخ محمد طاہر رشید	144
V	لمٹن	پی پی 164	مخدوم سید محمد احسن شاہ	145
VI	لمٹن	پی پی 165	حاجی ملک سکندر حیات خان بوسن	146
VII	لمٹن	پی پی 166	مخدوم زادہ شاہ محمود قریشی	147
VIII	لمٹن	پی پی 167	مخدوم زادہ مرید حسین قریشی	148
IX	لمٹن	پی پی 168	نواب لیاقت علی خان	149
X	لمٹن	پی پی 169	دیوان سید عاشق حسین بخاری	150
XI	لمٹن	پی پی 170	خان احمد خان بلوچ	151
XII	لمٹن	پی پی 171	جناب محمد صدیق خان	152
XIII	لمٹن	پی پی 172	ملک طیب خان اعوان	153
XIV	لمٹن	پی پی 173	ملک سجاد حسین خان جونیہ	154
I	خانپوال	پی پی 174	سرदार حاجی خضر حیات خان	155
II	خانپوال	پی پی 175	ڈاکٹر سید خاور علی شاہ	156
III	خانپوال	پی پی 176	سرदार اللہ یار خان براج	157
IV	خانپوال	پی پی 177	جناب عرفان احمد خان ڈامعا	158
V	خانپوال	پی پی 178	جناب غلام حیدر دائیں	159
VI	خانپوال	پی پی 179	ملک محمد ذاکر	160

اراکین اسمی کا حلق

خانوال VII	پی پی 180	ملک ارشد حسین مینا	161
ساہیوال I	پی پی 181	جناب ایم لطیف مغل	162
ساہیوال III	پی پی 183	جناب جلال الدین ڈھکو	163
خانوال IV	پی پی 184	ملک اقبال احمد خان لنگڑوال	164
ساہیوال V	پی پی 185	رائے حسن نواز خان	165
ساہیوال VI	پی پی 186	پیر احمد شاہ کھک	166
ساہیوال بشمول پاکپتن	پی پی 187	میاں محمد امجد جونیہ	167
ساہیوال VIII	پی پی 188	میاں محمد اشرف جونیہ	168
ساہیوال	پی پی 189	پیر اللہ یار چشتی	169
پاکپتن I	پی پی 190	میاں گوہر فرید احمد خان مانیکا	170
پاکپتن II	پی پی 191	جناب محمد شاہ کھک	171
دہاڑی I	پی پی 192	میاں محفوظ احمد	172
دہاڑی II	پی پی 193	حاجی سعید احمد خان منیس	173
دہاڑی III	پی پی 194	حاجی غلام حیدر خان کچی	174
دہاڑی IV	پی پی 195	چودھری نذر محمد دگل	175
دہاڑی V	پی پی 196	خان زادہ محمد ضربغام خان خاکوانی	176
دہاڑی VI	پی پی 197	چودھری نذیر احمد	177
دہاڑی VII	پی پی 198	الخانج پیر ذوالفقار علی چشتی	178
ڈی جی خان I	پی پی 199	جناب ظہور احمد خان	179
ڈی جی خان III	پی پی 201	سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ	180
ڈی جی خان IV	پی پی 202	سردار مقصود احمد خان لغاری	181
ڈی جی خان V	پی پی 203	سردار منصور احمد خان لغاری	182
راجن پور III	پی پی 204	سردار نصر اللہ خان دریشک	183
راجن پور II	پی پی 206	جناب فرحت عزیز مزاری	184
منظر گڑھ I	پی پی 207	سردار عاشق حسین خان گویاگ	185

II مظفر گڑھ	پی پی 208	سردار الحاج نذر محمد خان جتوئی	186
III مظفر گڑھ	پی پی 209	حاجی محمد اقبال لغاری	187
IV مظفر گڑھ	پی پی 210	نوابزادہ منصور احمد خان	188
V مظفر گڑھ	پی پی 211	سردار امجد حمید دستی	189
VI مظفر گڑھ	پی پی 212	ملک غلام محمد نور ربانی کھر	190
VII مظفر گڑھ	پی پی 213	ملک سلطان محمود ہنجر	191
I لیہ	پی پی 215	چودھری اصغر علی	192
II لیہ	پی پی 216	ملک غلام حیدر تھنڈ	193
III لیہ	پی پی 217	ملک احمد علی اوک	194
I بہاولپور	پی پی 218	ملک قادر بخش	195
II بہاولپور	پی پی 219	صاحب زادہ محمد عثمان خان عباسی	196
II بہاولپور	پی پی 220	میاں شہاب الدین اوسکی	197
III بہاولپور	پی پی 221	چودھری محمد اقبال	198
V بہاولپور	پی پی 222	سید وسیم اختر	199
VI بہاولپور	پی پی 223	سید سلمان احمد گردیزی	200
VII بہاولپور	پی پی 224	سید محمد سجاد حسین بخاری	201
I بہاولنگر	پی پی 225	حاجی خادم حسین دٹو	202
II بہاولنگر	پی پی 226	میاں شوکت علی	203
III بہاولنگر	پی پی 227	میاں منظور احمد موصل	204
IV بہاولنگر	پی پی 228	جناب محمد طاہر محمود	205
VI بہاولنگر	پی پی 230	چودھری محمد بشیر	206
VII بہاولنگر	پی پی 231	چودھری محمد اکرم	207
I رحیم یار خان	پی پی 232	خواجہ محمد اصغر کوریچہ	208
II رحیم یار خان	پی پی 233	چودھری مسعود احمد	209
III رحیم یار خان	پی پی 234	میاں عبدالستار	210

سیکر اور ڈپٹی سیکر کے انتخاب کے بارے میں اعلانات

رحیم یار خان IV	بی پی 235	سیٹھ محمد اسلم	211
رحیم یار خان V	بی پی 236	مخدوم شرف حسین	212
رحیم یار خان VI	بی پی 237	چودھری محمد جعفر اقبال	213
رحیم یار خان VII	بی پی 238	سید علی اکبر محمود	214
رحیم یار خان VIII	بی پی 239	جناب شوکت داؤد	215
رحیم یار خان IX	بی پی 240	سردار محمد اختر لغاری	216

جناب سیکر: سیکرٹری اسمبلی آپ اراکین کے نام باری باری پکاریں گے اور متعلقہ رکن اپنی باری پر حلف کے رجسٹر اپنے دستخط ثبت کریں گے۔

(اس مرحلہ پر فاضل اراکین نے باری باری حلف کے رجسٹر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے)

جناب سیکر: معزز خواتین و حضرات! اب سیکرٹری اسمبلی، سیکر اور ڈپٹی سیکر کے انتخاب کے بارے میں اعلان کریں گے۔ اس کے علاوہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ صاحبان حلف نہیں اٹھا سکے ان سے میں یہ کہوں گا کہ پرسوں جس وقت اجلاس ہو گا تو وہ تشریف لائیں سب سے پہلے ان کے دستخط ہو جائیں گے اس کے بعد ایوان کی کارروائی شروع ہوگی۔ اب سیکرٹری اسمبلی سیکر اور ڈپٹی سیکر کے انتخاب کے بارے میں کچھ اعلانات کریں گے۔

سیکر اور ڈپٹی سیکر کے انتخابات کے بارے میں اعلانات

سیکرٹری اسمبلی: محترم / محترمہ۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین بابت 1973ء کے آرٹیکل 108 اور قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1973ء کے قاعدہ 8 اور 9 کے مطابق سیکر اور ڈپٹی سیکر کے انتخاب کا پروگرام حسب ذیل ہے۔

1- کانفرنس نامزدگی 6 نومبر 1990ء کو 5.00 بجے شام تک سیکرٹری پنجاب اسمبلی کے پاس دائر کئے جاسکیں گے۔

2- کانفرنس نامزدگی کی جانچ پڑتال سیکرٹری اسمبلی اپنے دفتر میں 6 نومبر 1990ء کو مندرجہ ذیل اوقات میں کریں گے۔

(الف) سپیکر کے لئے 5.30 بجے شام

(ب) ڈپٹی سپیکر کے لئے 6.00 بجے شام

3- کانفرنس نامزدگی 6 نومبر 1990ء کو 11.00 بجے رات تک واپس لئے جا سکیں گے۔

4- رائے شماری 'اگر ضروری ہوئی' 7 نومبر 1990ء کو 9.00 بجے صبح منعقد ہوگی۔

جناب سپیکر: اب اجلاس کی کارروائی پر سوں یعنی مورخہ 7 نومبر 1990ء صبح نو بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی بدھ 7 نومبر 1990ء نو بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی کی گئی)

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

بدھ، ۶ نومبر، ۱۹۹۰ء
چهار شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ
جلد ۱ ————— شماره ۲

سرکاری رپورٹ



مندرجات

بدھ، ۶ نومبر، ۱۹۹۰ء

۱۵	تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ
۱۶	اراکین کا حلف
۱۸	خیاب پیکیہ کا حلف
۳۰	ڈپٹی سپیکر کا انتخاب
۳۱	خیاب ڈپٹی سپیکر کا حلف

صوبائی اسمبلی پنجاب

صوبائی اسمبلی پنجاب کا پہلا اجلاس

بدھ 7 نومبر 1990ء

(چار شنبہ 18 ربیع الثانی 1411ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیئر لاہور میں 10.30 بجے صبح منعقد ہوا۔ جناب سپیکر
میاں شہور احمد وٹو کرسی صدارت پر حتمن ہوئے۔
حالات قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا
وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً قَالَف بَیْن
فَلَوْ كُمْ فَاصْبِرْهُمْ بِرَحْمَتِ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذٰلِكَ یَبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

پارہ ۴، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۰۳-۱۰۴

اور سب مل کے خدا کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور تفریق نہ ہونا۔ اور خدا کی اس
مہربانی کو یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور
تم اس کی مہربانی سے بھلی بھلی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو خدا
نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح خدا تم کو اپنی آیتیں کھول کر دکھاتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

وَاللّٰهُ اَبْلَغُ

اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: آج کا دن سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے لیے مخصوص ہے۔ اس سے پہلے سیکرٹری اسمبلی اس انتخاب کے بارے میں کچھ تفصیلات سے آپ کو آگاہ کریں۔ چند معزز اراکین اسمبلی کا حلف باقی ہے۔ اس لیے پہلے میں ان ممبران اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں تاکہ ان سے حلف لیا جائے۔

الحاج رانا پھول محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! آج آپ سابقہ سپیکر کی حیثیت سے اجلاس کی صدارت نہیں فرما سکتے۔ رات بارہ بجے کے بعد آپ کی سابقہ سپیکر کی حیثیت ختم ہو چکی ہے۔ آپ بلا مقابلہ سپیکر منتخب ہو چکے ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ کو نئے سپیکر کی حیثیت سے ایوان کے سامنے حلف اٹھانا چاہیے۔ اس کے بعد اراکان اسمبلی آپ کے سامنے حلف اٹھائیں گے۔ میرا نکتہ یہ ہے کہ آپ خود حلف اٹھائے بغیر اراکان اسمبلی کا حلف نہیں لے سکتے۔ کیونکہ آپ کی سابقہ سپیکر کی حیثیت ختم ہو چکی ہے اور رات بارہ بجے کے بعد آپ نئے سپیکر ہیں۔ پہلے آپ کو حلف اٹھانا ہو گا۔ اس کے بعد آپ صدارت کریں گے۔ نئے سپیکر کے منتخب ہونے تک سابقہ سپیکر کام کریں گے۔ لیکن جب نیا سپیکر منتخب ہو جائے تو سابقہ سپیکر کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جس وقت تک نئے سپیکر کے انتخاب کی قیادل انڈسٹریٹ (دی اعلان) نہیں ہو جاتی اس وقت تک سابقہ سپیکر اپنی اسی حیثیت سے کام کریں گے۔ اب آرڈر آف ڈے کے مطابق جن معزز اراکین اسمبلی کا حلف نہیں ہوا، ان کا حلف لوں گا اس کے بعد سیکرٹری اسمبلی ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے بارے میں اعلان کریں گے۔ جب وہ اعلان کریں گے تو اس کے بعد میرا حلف ہو گا۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر نے معزز اراکین اسمبلی سے حلف لیا اور معزز اراکین نے حلف کے رجسٹر پر دستخط کیے)

اس نشست میں جن اراکین نے حلف اٹھایا ان کے نام کے گواہی درج ذیل ہیں:

بی بی ۱۶۵-۱۶۶

بی بی ۱۰۲-۱۰۳

بی بی ۱۸۲-۱۸۱

بی بی ۲۰۰-۲۰۱

۱- مریم اسلم بی بی جمروتہ

۲- جناب اجاز احمد شیخ

۳- جناب محمد ارشد خاں لودھی

۴- جناب حسن عطا خان

جناب سہیل ضیاء بیٹ: پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی بیٹ صاحب

جناب سہیل ضیاء بیٹ: جناب سپیکر! اس وقت ہندو باہری مسجد میں پوجا پاٹ کر رہے ہیں۔ اور ہم سب بحیثیت مسلمان اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور ہم نے حلف بھی لیا تھا۔ اور اب یہ معاملہ اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ ہم اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ آج اس سلسلے میں قرار داد مذمت پاس کی جائے شکر ہے۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

میاں محمود الرشید: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمیں جو اسمبلی میں سینیٹس الاٹ کی گئیں وہ انگریزی کے حروف حچی کے حساب کے الاٹ کی گئیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سینیٹس ہمیں اردو کے حروف حچی کے حساب سے الاٹ کی جانی چاہیں۔ اور یہ ہماری آئینی ضرورت بھی ہے اور آئین میں اس بات کی تشریح موجود ہے۔ ہمیں بتدریج ہر شعبے میں اور ہر سطح پر اردو کو رائج کرنا ہے۔ یہ منطق میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہاں انگریزی حروف حچی کے اعتبار سے سینیٹس کیوں الاٹ کی گئیں ہیں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آئندہ اردو حروف حچی کے اعتبار سے ہمیں سینیٹس الاٹ کی جائیں۔

جناب سپیکر: Normaly اس دفعہ اس سیشن کے لئے یہ انتظامات ہیں۔ اگلے اجلاس کیلئے Seating arrangements کے سلسلے میں آپکو اطلاع دے دیں گے۔

حافظ سلمان بیٹ: جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کی عوام کے احساسات اور جذبہ کا یہ ایوان آئینہ دار ہے۔ اس میں جو نظم و ضبط کیا گیا ہے۔ وہ پنجاب کے عوام کے Faith کا پتہ دیتا ہے لیکن میں بڑی معذرت کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلا اجلاس ایک گھنٹہ تاخیر سے اور آج کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوا ہے جو لوگ بروقت اجلاس کی کارروائی کے لئے آتے ہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ شاید انکو سزا دی گئی ہے کہ وہ یہاں بیٹھ کر انتظار کریں۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ایوان کے وقت کا اعلان کیا جائے۔ اور اس میں اگر دو چار منٹ کی تاخیر ہو بھی جائے تو مناسب ہے لیکن ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر سے اجلاس کی کارروائی شروع کی جائے یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! اس سلسلے میں یہ پریکٹس رہی ہے کہ سپیکر اس وقت ایوان میں آتا ہے

جب ایوان میں کورم پورا ہو اور جو خصوصی اجلاس ہیں جس میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہوتا ہے۔ یہ خصوصی اجلاس ہیں اور اس طرح چیف جسٹس صاحب کی کثرت رائے کا تعین ہونا ہو وہ بھی پیشین اجلاس کلاتا ہے۔ اس میں ایک چیز کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوتا ہے۔ کہ معزز ایوان میں زیادہ سے زیادہ معزز اراکین کی تعداد آجائے تو اسکے بعد کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

حافظ سلمان بٹ: جناب سپیکر! یہ آپکے سوچنے کی بات نہیں۔ یہ ہم سب کے سوچنے کی بات ہے کیونکہ اس ایوان کے ہر ممبر کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ ہمیں وقت پر آنا چاہیے۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے بروقت اجلاس میں شرکت کرنی چاہئے۔ میں جناب کی بات نہیں کر رہا ہوں کہ بلکہ میں سب ساتھیوں کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر کا حلف

جناب سپیکر: میں آپکی بات سے اتفاق کرتا ہوں ہمیں بروقت اجلاس شروع کرنا ہوگے۔ انشاء اللہ ہم بروقت کارروائی شروع کیا کریں گے۔ اب سپیکر ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں سیکرٹری اسمبلی اعلان کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پروگرام کے مطابق جناب سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں کانڈات نامزدگی داخل کرنے کا وقت کل پانچ بجے شام تھا۔ سب وقت گزرنے پر صرف میاں منظور احمد خاں وٹو کے کانڈات نامزدگی وصول ہوئے اور جو پڑتال کے بعد درست پائے گئے۔ لہذا قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1973ء کے قاعدہ (5)8 کے تحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں منظور احمد وٹو بلا مقابلہ سپیکر منتخب ہو گئے ہیں۔

(تالیان)

ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عہدے کا حلف لیں۔

(اس مرحلے پر میاں منظور احمد خاں وٹو نے بحیثیت سپیکر اپنے عہدہ کا حلف لیا)

جناب سپیکر: وہ جسٹس صاحب ارشاد فرماتا چلے جے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سرور نسر اللہ خان درنگ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کا دن اس ہاؤس کی کارروائی میں ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے۔ جناب والا! میں آپ کو اس

اسمبلی کا تیسری مرتبہ پیٹکر منتخب ہونے پر دل کی گرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں (خواہائے حسین) میرے خیال کے مطابق جناب والا! یہ اعزاز آپ سے پہلے شائد ہی کسی پیٹکر صاحب کو حاصل ہوا ہو۔ جناب والا! اگر ہوا بھی ہو تو وہ بھی ایک آدمی مثل ہوگی۔ جناب والا! میں اس واقع پر یہ عرض کروں گا کہ جناب 1985ء میں بھی منتخب ہوئے اور بلا مقابلہ منتخب ہوئے تھے اس وقت جو بلا مقابلہ انتخاب ہوا تھا اس بلا مقابلہ انتخاب اور اس موقع پر جو بلا مقابلہ انتخاب ہوا ہے اس میں میں ایک خاصا فرق محسوس کرتا ہوں۔ جناب والا! یہ ایک روایت ہی ہے کہ کسی پیٹکر کے خلاف کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا جاتا۔ جنرل الیکشن میں بھی اور ہاؤس کے اندر بھی عام انتخاب میں جناب والا!۔ آپ کے حلقہ انتخاب کے عوام نے 73 ہزار ووٹ آپ کو دئے اور دو ہزار ووٹ آپ کے مخالف کو ملے۔ اس طریقے سے اس علاقے کے عوام نے آپ کو بلا مقابلہ منتخب کر کے بھیجے کا فیصلہ کیا اور میں اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کو بدیہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پارلیمانی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے کسی پیٹکر کے خلاف کوئی امیدوار کھڑا نہ کر کے جمہوری روایات کو تقویت پہنچائی ہے۔ (خواہائے حسین) جناب والا! آپ کی بحیثیت پیٹکر جو کارکردگی رہی ہے اس ایوان کے دور دیوار اور اس ایوان کا ریکارڈ اس چیز کا شاہد ہے۔ جناب والا! کسی ملک کسی صوبے کی سیاست کا مرکز اسمبلی ہوتی ہے اور اسمبلی کا مرکز پیٹکر ہوتا ہے۔ جناب والا! مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ آپ اس عمدہ جلیلہ کے مستحق ہیں اور یہ اس عمدہ کی جو کرسی ہے بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ جس پر آج پھر تیسری مرتبہ متمکن ہوئے ہیں۔ (خواہائے حسین)

جناب والا! ماضی میں جس سیاسی جہارت، بصیرت، غیر جانبداری اور مہر و تحمل سے آپ نے پیچیدہ ترین معاملات جو اس اسمبلی میں اٹھتے رہے ہیں۔ ان کو جس خوش اسلوبی سے حل کیا ہے وہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ جناب والا! اس صوبے کی تاریخ میں اتنی بڑی اپوزیشن کبھی نہیں تھی۔ جتنی ہماری 1988ء سے 1990ء تک اپوزیشن تھی۔ جس میں تقریباً سو کے قریب معزز اراکین شامل تھے۔ اور مرکز میں اس پارٹی کی حکومت تھی۔ عوام نے ایک مینڈٹ دیا تھا۔ اسی قسم کی صورت حال میں جس احسن طریقے سے آپ نے غیر جانبداری سے اپنے فرائض منصبی ادا کئے۔ اس پر اگر آج آپ کو مبارکباد پیش نہ کروں تو میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں گا۔ جناب پیٹکر! اس دور میں چند ایک ایسے واقعات بھی پیش آئے تھے کہ ایسا لگتا تھا کہ یہ انتہائی ناممکن ہے اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسا کہ ساری دنیا کی بالخصوص اور پاکستان کے عوام کی بالعموم نظریں جمی ہوئی ہیں کہ پنجاب اسمبلی میں جو واقعہ ہوا اب اس Situation سے یہ کس طریقے سے نبرد آنا ہوتے ہیں۔

لیکن آپ کی سیاسی بصیرت اور رہ نمائی میں اس قسم کے اہم اور پیچیدہ ترین مراحل میں بھی ہم نے احسن طریقے سے آپ کی رہ نمائی میں ان مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ اسے بنیاد بنا کر آئندہ کے لیے ہم نے اور اپوزیشن کے معزز اراکین نے بہتر کارکردگی اور بہتر ماحول بنانے کے لئے ایک دوسرے سے نہ صرف ذہنی طور پر بلکہ عملی طور پر تعاون کیا۔

جناب سپیکر! آپ نے اپنے پچھلے دور میں جس طریقے سے اپنی خصوصی کوششوں سے اس اسمبلی کے سیکرٹریٹ کو طبعاً شیش دلوایا۔ گولڈن جوبلی کا انعقاد کیا۔ جس کی ہمارے ملک کی تاریخ میں اپنی ایک منفرد حیثیت تھی۔ جس میں ساری دنیا سے نمائندگان نے اگر شرکت کی اور سزایا۔ آپ نے میران، معزز اراکین کو قواعد و انضباط کار سے واقف کرنے کے لیے سمینار منعقد کرائے۔ باہم یہ کہ ہو سٹی کی تعمیر کے لیے جس طریقے سے آپ ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہے اور جناب والا! سب سے بڑھ کر میں اگر یہاں پر یہ عرض کروں کہ جس طریقے سے آپ نے اس معزز ہاؤس کے اراکین کے استحقاق کے *Gustodian* کے فرائض انجام دیے ہیں۔ اس کی اس اسمبلی کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اور اس اسمبلی کے معزز اراکین بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ ان کا استحقاق انتہائی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ (نہرو ہائے حسین) جناب سپیکر! اب ہم تاریخ کے اہم ترین اور نئے موڑ پر کھڑے ہیں۔ ہمارے عوام جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے۔ جنہوں نے بھرپور میٹھٹ دیکر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے منتخب معزز اراکین کو بھیجا ہے۔ عوام کی ہمارے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ ہیں اور ہم اس پاک ذات سے دعا کرتے ہیں کہ ہم عوام کی ان توقعات پر اور اس امتحان میں سرخرو ہو کر نکلیں۔ جناب والا! مجھے نہ صرف قوی امید ہے۔ بلکہ یقین ہے کہ جناب والا! اس ہاؤس کے معاملات کو نہایت غیر جانبداری سے استحقاق کے قواعد اور نظم و ضبط قائم کرتے ہوئے چلائیں گے۔

جناب والا! میں آپ کو سہ بارہ سپیکر منتخب ہونے پر ایک بار پھر خوش آمدید کہتا ہوں۔ مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس عظیم منصب پر فائز رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کی رہ نمائی فرمائے اور آپ اس منصب کے ساتھ احسن طریقے سے انصاف کر سکیں۔ میں اپنی طرف سے حزب اقتدار کے معزز اراکین کی طرف سے آپ کو دل کی گرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ہاؤس کے معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کے لیے حزب اقتدار کا جناب والا! کو بھرپور تعاون حاصل رہے گا اور انشاء اللہ آپ کے ہر فیصلے پر حزب اقتدار کا ہر معزز رکن۔ سر تسلیم خم کرے گا۔ جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نہرو ہائے حسین)

جناب سپیکر: جناب قائد حزب اختلاف رانا اکرام ربانی صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے؟

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے آپ کو سپیکر کے عہدہ جلیلہ پر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جہاں ہماری طرف سے آپ کا بلا مقابلہ انتخاب آپکی خدمت کا اعتراف ہے وہاں یہ اس تعاون کی یقین دہانی بھی ہے کہ اراکین حزب اختلاف جہاں بھی محسوس کریں گے کہ جمہوریت اور جمہوری عمل کو آگے بڑھانے کیلئے جن شخصیات پر 'جن اوامروں پر اور جن اقدامات پر ہماری طرف سے غیر مشروط تعاون کی ضرورت ہوگی' وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان کو بھی حاصل رہیگا اور آپ کو بھی حاصل ہیں۔

(منوہائے حسین)

سپیکر کا حلف اٹھانے کے بعد آپ صرف اپنی پارٹی کے سپیکر ہی نہیں رہے۔ آپ اس ایوان کے تمام اراکین کے استحقاق کے Custodian ہیں۔ اور مجھے یہ یقین ہے کہ ہم نے آپ کی ماضی کی خدمات اور حسن کارکردگی کی بنا پر آپ کی ذات پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ خدا کرے کہ وہ مجموعہ نہ ہو اور اس طرف بیٹھنے والے تمام ساتھی مجموعہ نہیں ہونے دیں گے۔ گو وزیر قانون نے الیکشن کا حوالہ دیا ہے ہماری اس بارے میں کچھ Reservations ہیں لیکن میں اس موقع پر ذکر کر کے ایوان کے اندر کسی تلخی کا باعث نہیں بننا چاہتا صرف اتنی عرض کر دیتا ہوں کہ آپ کو اور اس ایوان کو بھر پور تعاون حاصل رہیگا۔

جہاں تک پنجاب کے عوام کی خوشحالی کیلئے کئے جانے والے اقدامات کا تعلق ہے۔ میں ایک بار پھر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس یقین اور اعتماد کا اظہار کرتا ہوں کہ آپ کی ذات کو 'آپ کے آفس کو اور اس چیز کو تمام اراکین حزب اختلاف کا تعاون حاصل رہے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیں ماضی کی طرح اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کرنے کا موقع مہیا کرتے رہیں گے۔ شکریہ

(منوہائے حسین)

جناب سپیکر: جناب غلام حیدر وائس صاحب کچھ اظہار خیال فرمانا چاہتے ہیں؟

جناب غلام حیدر وائس (قائد ایوان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج پاکستان کا سب سے بڑا جمہوری ادارہ اپنے سپیکر کے بلا انتخاب کے بعد اس کو خراج تحسین پیش کر رہا ہے۔ میں بھی پنجاب

اسمبلی کے ان معزز اراکین کے جذبات میں برابر کا شریک ہوتے ہوئے آپ کے اس عمدہ جلیلہ پر تیسری بار منتخب ہونے پر آپ کو اپنی جانب سے اور اپنے تمام اراکین اسمبلی کے جانب سے دل کی گمراہیوں سے مبارکباد دینا ہوں۔ (نمو ہائے حسین) اور خاص طور پر آپ کے بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے قائد حزب اختلاف اور ان کے فاضل اراکین کی سیاسی بصیرت کو بھی خراج حسین پیش کرتا ہوں۔ (نمو ہائے حسین)

جناب سپیکر! مجھے بھی اس پاکستان کی سب سے بڑی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کی حیثیت سے دوسری بار یہ اعزاز حاصل ہوا ہے۔ اور میں نے تین سال خود اور گزشتہ تین ماہ میں تھوڑا سا دور آپ کی کارکردگی بحیثیت سپیکر صوبائی اسمبلی بہت قریب سے جمانے اور دیکھنے کی کوشش کی ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ فی الحقیقت آپ نے بلور سپیکر پنجاب اسمبلی اپنے گزشتہ دو ادوار میں جس بصیرت، جس مہربانی اور سیاسی صلاحیتوں کے ساتھ اس مقدس ایوان کی روایات اور اس کے تقدس کو بحال رکھے اور اس میں بہتر روایات قائم کرنے کی روشن اقدار پیدا کی ہیں جتنی طور پر اس وفد آپ کا بلا مقابلہ انتخاب آپ کے ماضی کی ان گراں قدر خدمات کو زبردست خراج حسین پیش کرتا ہے۔ (نمو ہائے حسین)

جناب سپیکر! میں ماضی میں پاکستان میں ہم نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ ہم نے وقتی قاضیوں کو نظریات پر ترجیح دی ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ہم نے اداروں کو مضبوط کرنے کی بجائے افراد کو مضبوط کرنے کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اب ہم وقتی قاضیوں کی بجائے نظریات کے تحفظ اور افراد کے بجائے اداروں کو مضبوط اور محکم بنانے کے لیے ایک حوصلہ افزا اور صحت مند آغاز کریں۔ (نمو ہائے حسین) بابائے قوم قائد اعظم کی گرانقدر پارلیمانی روایات کی روشنی میں ہم پاکستان کے سب سے بڑے جمہوری ادارے کو چلانے کے لیے اگلی پارلیمانی روایات کو مشعل راہ بنائیں اور ان کو مشعل راہ بناتے ہوئے اس ادارے میں ایسی روشن روایات قائم کریں کہ جس سے پاکستان کے باقی ادارے بھی رہ نمائی حاصل کر سکیں۔ مجھے انشاء اللہ امید ہے کہ حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے میرے فاضل اراکین اور حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے ہمارے فاضل اراکین اس پہلو پر خصوصی توجہ دیں گے۔ اور ہم پنجاب اسمبلی کی کارکردگی، اس کے نظم و ضبط کی روایات، اس کی کارکردگی کی روایات کو آگے بڑھاتے ہوئے ایسے روشن چراغ فروزاں کریں گے کہ جس سے پاکستان کی جمہوری تاریخ اس پر فخر کر سکے۔

جناب سپیکر! میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ادارہ ہم سے بہت سی توقعات کا طلبگار ہے اور قانون

میں نے وہ ذمہ داریاں جو اس ادارے کے ہر قاضی رکن حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے
 اراکین پر عائد ہوتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس سلسلے میں خاص طور پر آپ کی پیٹکر شپ
 کے طور میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف باضی سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ایوان کی
 نیا قانون سازی کی روٹنی کو واپس لائیں گے۔ جس کے حوام ہم سے توقع کرتے ہیں۔ اسی سلسلے
 کے تحت جنہاں کہے یوں ہیں اور جناب پیٹکر میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار اور حزب
 اختلاف کے قاضی اراکین سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

محترم ہو جائے شاید پھر یہ پھر کا عمل
 اس کی دیواروں پہ لکھو اس کے معاموں کے نام

(نہو ہائے حسین)

کے معاموں میں بہترین کارکردگی کے قصوں کی آج ایذا ہو رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء
 اللہ ایوان کے معاموں میں جب اس مقدس ایوان کی بہترین کارکردگی والے میرے معزز اراکین
 اقتدار اور حزب اختلاف کے نام تلاش کرنے کا موسم پر وقت آئے گا تو اس میں جناب پیٹکر
 کے متعلق فراموش خدمات ان معاموں کے نام شامل ہوں گی۔ میں یہ دیکھا ہے کہ آپ نے
 تاریخ کے مطابق حزب اقتدار کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف کے قاضی اراکین کو جس صبر اور
 حوصلے کے تحت باضی میں ان کو اپنے اعلیٰ خیال کا موقع فراہم کرنے کئے اور فراخ دلانہ مواقع
 دئے ہیں۔ اس صحت مند جمہوری روایات کو آپ آج بھی جاری و ساری رکھیں گے۔ قطع
 سے اس کے پیچھے کے پیچھے کے سیاسی شعور اور اس کی بصیرت نے حزب اقتدار کو اتنی بڑی
 کامیابی دلائی ہے اور حزب اقتدار کو اپنے Mandate سے اتنی قوت دی ہے۔ اس عدوی
 حوصلے نظر میں صرف اس بات کی آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ حزب اختلاف کے قاضی
 اراکین کے مثبت اور تعمیری اعداد و خیالات کے لیے ان کی عدوی طاقت سے ہٹ کر انکو مواقع
 دے سکیں گے۔ میں بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں نہ صرف اپنی جانب سے بلکہ اپنے ان معزز قاضی
 اراکین کے ساتھ اقتدار کی کڑیوں پر توجہ تشریف فرما ہیں کہ ہم حزب اختلاف کی محبت و تعمیر اور
 ترقی کو نہ صرف خوش آہدہ کہیں گے بلکہ انشاء اللہ یہ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے میں ان
 کو یقین نہ رہے۔ (نہو ہائے حسین)

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم مثبت جذبوں کے ساتھ اپنے نئے دور کا آغاز کریں گے اور اس
 نئے کارروائی کو بہتر سے بہتر بنانے کے سلسلے میں اس بات کو سبھی نظر انداز نہیں کریں گے کہ

سازی کی وہ ذمہ داریاں جو اس ادارے کے ہر فاضل رکن حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے کندھوں پر عائد ہوتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس سلسلے میں خاص طور پر آپ کی پیٹریک شپ کے دور میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف ماضی سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس ایوان کی اس قانون سازی کی رونق کو واپس لائیں گے۔ جس کے عوام ہم سے توقع کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرے جذبات کچھ یوں ہیں اور جناب پیٹریک! میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے فاضل اراکین سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

محترم ہو جائے شاید پھر یہ پتھر کا نکل
اس کی دیواروں پہ لکھ دو اس کے معماروں کے نام

(غروبائے حمین)

اس کے معماروں میں بہترین کارکردگی کے تقاضوں کی آج ابتدا ہو رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس ایوان کے معماروں میں جب اس مقدس ایوان کی بہترین کارکردگی والے میرے معزز اراکین حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے نام تلاش کرنے کا مورخ پر وقت آئے گا تو اس میں جناب پیٹریک! آپ کی ناقابل فراموش خدمات، ان معماروں کے نام شامل ہوں گی۔ میں یہ دیکھا ہے کہ آپ نے اپنے مزاج کے مطابق حزب اقتدار کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف کے فاضل اراکین کو جس مبرا اور سیاسی بصیرت کے تحت ماضی میں ان کو اپنے اظہار خیال کا موقع فراہم کرنے کئے اور فراخ دلانہ مواقع فراہم کئے ہیں۔ اس صحت مند جمہوری روایات کو آپ آئندہ بھی جاری و ساری رکھیں گے۔ قطع نظر اس بات سے پنجاب کے عوام کے سیاسی شعور اور اس کی بصیرت نے حزب اقتدار کو اتنی بڑی قوت عنایت فرمائی ہے اور حزب اقتدار کو اپنے Mandate سے اتنی قوت دی ہے۔ اس عدوی تعداد سے قطع نظر میں صرف اس بات کی آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ حزب اختلاف کے فاضل اراکین کو ان کے مثبت اور تعمیری اظہار خیالات کے لیے ان کی عدوی طاقت سے بہت کرانہ مواقع فراہم کریں گے۔ میں بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اپنی جانب سے بلکہ اپنے ان معزز فاضل اراکین جو حزب اقتدار کی کرسیوں پر آج تشریف فرما ہیں کہ ہم حزب اختلاف کی صحت مند تعمیر اور بہت تجاویز کو نہ صرف خوش آمدید کہیں گے بلکہ انشاء اللہ یہ کوشش کریں گے کہ اس سلسلے میں ان کی کوئی تقصیر باقی نہ رہے۔ (غروبائے حمین)

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم مثبت جذبوں کے ساتھ اپنے نئے دور کا آغاز کریں گے اور اس اسمبلی کی کارروائی کو بہتر سے بہتر بنانے کے سلسلے میں اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کریں گے کہ

عوام نے اس وجہ ہمیں متنی ووٹ نہیں دیا مثبت ووٹ دیا ہے اور مثبت ووٹ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم متنی پولوں کے لیے اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ شاید ہمارے پاس محاذ آرائی اور متنی باتوں کے لیے وقت ضائع کرنے کا موقع ہی نہیں ہے اور وقت کسی کا انتظام بھی نہیں کیا کرتا۔ وقت ہم سے مثبت تیسری اور ایک خوشحال پاکستان اور ایک خوشحال پنجاب کے تقاضوں کو آگے بڑھانے کی توقع کر رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ کی پیکیج شپ کے دوران حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے میرے قاضی اراکین بالخصوص اور حزب اقتدار میں بیٹھے ہوئے میرے محترم اراکین بھی اپنی ان تاریخی ذمہ داریوں کو اپنی ان جمہوری اور سیاسی ذمہ داریوں کو اپنی پوری بصیرت کے ساتھ سرانجام دینے کے لیے ایک نئے سفر کا آغاز کریں گے۔ اور پنجاب اسمبلی کی کارکردگی کو پاکستان کی تمام اسمبلیوں سے ایک منفرد مقام فراہم کرنے کے لئے کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر آپ اپنی وسالت سے مجھے یہ بات نہایت بجز اور افساری سے عرض کرنے کی اجازت دیں گے کہ

تو بھی بدل فلک کہ نہانہ بدل گیا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر میں آپ کے بلا مقابلہ تیسری بار اس انتخاب پر ایک بار پھر آپ کو دل کی گہرائیوں سے اپنی جانب سے اپنے تمام قاضی اراکین اسمبلی کی جانب سے مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کی پیکیج شپ میں پنجاب اسمبلی کا دور جمہوری روایات کا ایک شاندار دور کھلائے گا۔ ہم اس عہد کے ساتھ آگے چلیں گے کہ۔۔۔۔

برہم ہوں، بگلیاں کہ ہوائیں خلاف ہوں

کچھ بھی ہو اہتمام ہمارا کریں گے ہم

شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: معزز اراکین آج کے پروگرام میں بھی یہ بات شامل ہے اور روایات بھی یہ ہیں کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی بات ہو جانے کے بعد پھر بات ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

آوازیں: سارے ہاؤس کی مبارکباد قبول کریں۔

خازنہ تاج محمد خان: پولیٹ آف آرڈر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی پوائنٹ آف آرڈر۔

KHANZADA TAJ MOHAMMAD KHAN : Sir, we wanted to speak and you should have given the opportunity to the members to express their opinion on your alleviation to this august office of the biggest Assembly of Pakistan. That should have been done before. But if you can make an exception, there still should be an opportunity to some of the members of this Assembly to congratulate you and give their opinion on your allegation to the office of Speaker of the biggest Assembly of Pakistan, the Province of Punjab, which constitute more than 56% population of this country.

جناب سپیکر: میں آپ کا مشکور ہوں لیکن میں اس پر فیصلہ دے چکا ہوں کہ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کی بات ہو جانے کے بعد پھر بات کی گنجائش نہیں رہتی۔ کیونکہ اس سے سارا ایوان Cover ہو جاتا ہے۔ وہ آپ کے نمائندہ ہیں اور جناب غلام حیدر وائس آپ کے قائد ایوان کی حیثیت سے اور جناب رانا اکرام ربانی قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اس ایوان کے نمائندہ ہیں۔ انہوں نے اظہار خیال کر لیا ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ مزید کسی کے اظہار خیال کی ضرورت نہیں ہے اور چونکہ اس ایوان میں آج اور بھی کارروائی ہونی ہے ڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہونا ہے۔ اور اس انتخاب کے عمل سے ہم نے گزرنا ہے اور اس پر کافی وقت لگتا ہے۔ اس لیے میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب نذر محمد دگل: جناب سپیکر! میں اس نظریہ کی بات کرنا چاہتا ہوں جس نظریہ کے تحت یہ ملک بنا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ قانون اور قواعد اسی وقت بنتے ہیں جبکہ ہم نے ایک بنیاد رکھی ہے۔ تو وہ اسی نظریہ کے تابع ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات نہیں کر سکتے ہیں اور آج کی اس کارروائی میں میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ تشریف رکھیں تاکہ ہم آگے بڑھیں۔ آپ کو بہت سے مواقع میسر آئیں گے۔ آپ فکر نہ کیجئے۔ تشریف رکھیں۔ جی میاں شہباز پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

میاں شہباز احمد: جناب والا! میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ پاکستان کی سب سے بڑی اسمبلی ہے، جو کہ صوبہ پنجاب کی ہے اور 6 کروڑ 20 لاکھ عوام کے ووٹوں سے یہاں لوگ تشریف لائے۔ جب 1988ء میں یہی اسمبلی معرض وجود میں آئی تو بڑا شور اور دواویلا مچا تھا

کہ اس کو براہ راست ٹی وی پر نہیں دکھایا گیا۔ اب جبکہ سینٹر اور پنجاب میں آئی جے آئی کی حکومت ہے اور 6 کروڑ 20 لاکھ عوام کے نمائندگی کرنے والے موجود ہیں، اسمبلی کی کارروائی کیوں نہیں دکھائی گئی، جن لوگوں نے ایسا کیا ہے جو ٹی وی ذمہ دار لوگ ہیں ان کے سامنے لایا جائے اور انکو سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب آپ تشریف رکھیں،

جناب چراغ اکبر: جناب سپیکر! آپ فیصلہ دے چکے ہیں، اس میں مزید بحث کی چونکہ کوئی گنجائش نہیں ہے اس لئے جناب سپیکر! کی روٹنگ کے بعد پرائیٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر: معزز خواتین و حضرات! آپ نے مجھے ایک بہت بڑا مفروضہ اور تاریخی امر ازاں پیش کیا ہے کہ مجھے تیسری مرتبہ پاکستان کے اس سب سے بڑے ایوان کا بلا مقابلہ سپیکر منتخب کیا ہے۔ (نہو ہائے حسین) میں اس انتہائی مفروضہ امر ازاں بحث کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوں جو کہ سب عزتوں کا مالک ہے جو جسکو چاہتا ہے عزتوں اور رفعتوں سے ہم بکنار کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے اسے ذلتوں کے گڑھوں میں پھینک دیتا ہے۔ اس کے بعد اس معزز ایوان کے انتہائی محترم انتہائی معزز اور محب وطن اراکین اسمبلی کا دل گمراہیوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس عمدہ جلیلہ کے لیے تیسری مرتبہ بھی موزوں پایا اور نہ صرف یہ کہ مجھے موزوں سمجھا بلکہ مجھے پہلے سے خواہ مخواہ عزت کے ساتھ نواز اور مجھے بلا مقابلہ سپیکر منتخب کیا۔ (نہو ہائے حسین) اسلامی، جمہوری اتحاد کے پارلیمانی لیڈر جس سے میرا تعلق ہے۔ اس نے مجھے با اتفاق رائے بلور سپیکر تجویز کر کے میرے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔ لیکن حزب اختلاف نے میرے مقابلہ میں اپنا امیدوار کھڑا نہ کرنے کے مجھے جس عزت بلور جس احرام کے ساتھ پنجاب اسمبلی کا حصہ سپیکر منتخب ہونے میں میرا ساتھ دیا ہے اور میرے ساتھ تلون کیا ہے۔ حزب اختلاف کی اس سیاسی بصیرت، قائد حزب اختلاف اور ان کے رفقاء کی اس مہربانی اور مہربانی پر انکا عقین بلور بھروسہ جو ہے اس کے لیے میں انتہائی کمال کی گواہیوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

حضرات گرامی! زندگی ایک بڑا خوبصورت سفر ہے اور اس سفر میں اکثر ایسے موڑ آتے ہیں کہ جس میں آپ پرانے رفیقوں کیساتھ، پرانے ساتھیوں کیساتھ پھر ایک ہی سفر ہونے کا موقع ملتا ہے۔ آج اس سیاسی اور جمہوری عمل کے نتیجے میں پنجاب اسمبلی میں میں کچھ دیرینہ رفیقوں کے چہروں کو دیکھتا ہوں۔ 1985ء کے اسمبلی کے چہروں کو دیکھتا ہوں، 1988ء کی اسمبلی کے چہروں کو دیکھتا ہوں

تو مجھے ان میں تدرہ منتہی ' سنجیدگی ' وقار کی جھلک نظر آتی ہے۔ مجھے ان میں لازوال دوستی کے رشتوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ مجھے ان کی آنکھوں میں محبت کی شعاعیں نظر آتی ہیں۔ اور مجھے ان کے چہروں سے پیار جھلکتا نظر آتا ہے۔ مجھے یہاں اس اسمبلی میں کچھ نئے چہرے بھی نظر آتے ہیں جنہیں میں دیکھ کر بے حد خوش ہوا ہوں کہ وہ نئے لوگ مجھے پر عزم نظر آئے ہیں، وہ نئے لوگ مجھے بلو قار نظر آئے ہیں۔ مجھے ان کے چہروں سے خوشی اور ایک عزم کی جھلک نظر آئی ہے۔ آگے بڑھنے کا عزم ملک کی تعمیر کا عزم، اس اسمبلی کی روایات کو خوبصورت بنانے کا عزم، آج جہاں مجھے اپنے پرانے رفیقوں کے ساتھ مل کر چلنے میں انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ وہیں مجھے اپنے ان نئے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلنے میں بھی انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے (نہو ہائے تحسین) انشاء اللہ تعالیٰ ہم مل کر اس ایوان کی روایات کو تابندہ اور درخشندہ بنائیں گے اور اس میں ایک نیا حسن اور ایک نیا نکھار پیدا کریں گے۔ آج اس موقع پر مجھے کچھ ایسے ساتھی بھی یاد آ رہے ہیں جو ہمارے ساتھ 1985ء میں اور کچھ ہمارے ساتھ 1988ء میں رہے لیکن آج وہ اس ایوان میں موجود نہیں ہیں، ان کی یاد ہمیں تڑپا رہی ہے لیکن معزز حضرات جہاں ہمیں ان پھولے ساتھیوں کی یاد تڑپا رہی ہے وہاں ہمیں اس جمہوری اور سیاسی عمل پر ہمارا ایمان بٹھتا ہوتا ہے اور وہیں پر اس تصور پر ہمارا ایمان بٹھتا ہوتا ہے کہ اس سیاسی عمل میں بالخصوص اور جمہوری عمل میں کوئی چیز پائیدار نہیں ہوتی ہے اور یہ اقتدار اور یہ عزتیں اور یہ رفعتیں، یہ ایک ڈھل جانے والا سایہ ہیں۔ اس میں کسی چیز کو ثبات حاصل نہیں ہے۔ ثبات حاصل ہے تو خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے۔

حضرات گرامی! جمہوری نظام میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں حزب اقتدار رموز مملکت کو چلاتا ہے۔ حکومت کے معاملات کو چلاتا ہے۔ اپنی پارٹی کی پالیسیوں پر عملدرآمد کراتا ہے۔ اور وہیں حزب اختلاف کا رول بھی نہایت ہی بنیادی اہمیت کا رول ہے۔ اور حزب اختلاف کا رول مثبت ہو تو تعمیری ہو تو حکومت کے معاملات ایک عمل سے ہو کر گزرتے ہیں، حزب اختلاف کی تعمیری تنقید سے ہو کر گزرتے ہیں جس سے ان میں ایک نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اور ان میں ایک حسن پیدا ہوتا ہے۔ اور ان معاملات کو مکمل طور پر عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اس سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہے کہ حزب اختلاف اپنا تعمیری اور مثبت رول ادا کر کے تنقید کو اس انداز سے کرے کہ تنقید برائے تنقید نہ ہو بلکہ تنقید برائے تعمیر ہو۔

حضرات گرامی! نمائندگی کا جو اعزاز مجھے، اس ملک کے اور اس ایوان کے معزز اراکین کو پنجاب کے عوام نے بخشا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا منقرو اور اعلیٰ اعزاز ہے۔ اس سے اور

کوئی چیز باعث اور باعث افکار نہیں ہو سکتی کہ جتنا نمائندگی کا اعزاز ہے۔ آپ میں ایک ایک شخص دو لاکھ افراد کا نمائندہ ہے اور ان لوگوں نے ان غریب لوگوں نے اور جن بے شمار لوگوں نے ان دیکھی لوگوں نے اپنی قسمت آپ کے حوالے کی ہے اور اپنی کشتی کا کیون ہار آپ کو بنایا ہے۔ آپ پر بھروسہ اور یقین کی ایسی دولت پھلور کی ہے کہ جس کا کوئی مول نہیں ہو سکتا۔

حضرات گرامی! میں امید کروں گا کہ سب مل کر عوام کی اس اعزاز سے خدمت کریں گے جس سے حق نمائندگی ادا ہو جائے۔ حدیث نبوی ہے اللہ جن لوگوں کو عزت سے ہمکنار کرتا ہے، جن کے ہاتھوں میں لوگوں کی قسمت دی جاتی ہے، جن کو سلطنت اور شہنشاہی دی جاتی ہے۔ اور جن کو اختیارات سپے جاتے ہیں، اگر وہ اپنے عوام کی بھلائی کے لیے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے ٹوٹ کر کام نہیں کرتے تو خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو بھی سزا نہیں کیا کرتے۔

حضرات گرامی! میں آج یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس معزز ایوان کے قائد ایوان جناب سید سل کا عرصہ پنجاب اسمبلی کے قائد ایوان رہے، میری مراد میاں نواز شریف سے ہے، کہ آج وہ پاکستان کے وزیر اعظم بنے پنجاب اسمبلی کے لیے یہ امر بجا طور پر باعث افکار ہے (نہو ہائے حسین)

حضرات گرامی! میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ پیپلز کی حیثیت سے میں انشا اللہ تعالیٰ اپنے فرائض آئین پاکستان، قواعد و ضوابط کے مطابق اور اس ملک میں سیاسی عمل کو مضبوط کرنے کے لیے، جمہوری عمل کو محکم کرنے کے لیے اپنے فرائض کی بجا آوری اپنی انتہائی ملاحظیوں کے مطابق کرنا رہوں گا اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف میں جس مفاہمت کی ضرورت ہے اور جس کے بغیر یہ ادارے چل نہیں سکتے۔ جس انعام و تقسیم کی ضرورت ہے اور جس تعلق کی ضرورت ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان ایک پل کا کام کرتا رہوں گا۔ اور آپ کے محاطات انعام و تقسیم اور خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے میں اپنی انتہائی ملاحظیوں میں مرکب کروں گا۔ میں جناب غلام حیدر دائیں کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس ایوان کا بنیادی کام قانون سازی ہے اور قانون ساز ادارے کی حیثیت سے ہم اپنے فرائض سے اسی طریقے سے عمدہ برآ ہو سکتے ہیں کہ ہم اپنے بنیادی کام کو فراموش نہ کریں۔ کہ قانون سازی کے ذریعے اپنے غریب عوام کی تقدیر کو تبدیل کرنا اور ان کی زندگی کے اندھیروں میں اجالا کرنا قانون سازی فریضہ ہے۔ اور میں حزب اقتدار سے یہ توقع کروں گا اور بالخصوص قائد ایوان سے کہ ہم پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کے عمل کو تقویت دیں گے۔ اور ہماری تمام توجہ کا مرکز قانون سازی کا عمل ہو گا۔ قانون سازی کا عمل ہی ہمارا بنیادی مقصد ہے اس مقصد کے حصول سے بھی ہم اپنے عوام کی بجا طور پر خدمت کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ قائد ایوان کو اس کے لیے خصوصی اقدامات کرنے ہوں گے کہ وہ قانون سازی کے عمل کو پنجاب اسمبلی میں تیز کر سکیں۔ مجھے اس امر پر ان کی اہل قیادت پر توقع ہے کہ قائد ایوان ایک نئے ہوئے سیاستدان ہیں۔ انہوں نے ایک عام کارکن کی حیثیت سے اور ایک عام سیاستدان کی حیثیت سے زندگی گزاری ہے۔ اور ایک عام شہری کے دکھوں اور تکلیفوں سے وہ پوری طرح آگاہ ہیں۔ اس لیے مجھے یقین ہے کہ یہ اسمبلی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے عام آدمی کے دکھوں کو کم کرنے کے لیے اور ان کی زندگیوں میں اجلا کرنے کے لیے قانون سازی کے کام کو اہمیت دے گی۔ میں یہ امر بھی قائد ایوان اور پنجاب کے مستقبل کے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پنجاب کے چیف ایگزیکٹو ہوں گے اور ان اختیارات کا خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد یہ ایوان فوج ہے۔ اس سے آپ نے اختیارات حاصل کرنے ہیں۔ انتظامیہ نے اس سے اختیارات حاصل کرنے ہیں اور میں یہ توقع کروں گا کہ یہ ایوان جو اصل اختیارات کا مالک ہے اور انتظامیہ نے جس ادارے سے اختیارات حاصل کرنے ہیں اس ادارے کی عظمت اور اس ادارے کا وقار ہر حالت میں برقرار رکھنا ہے۔ اور اس پنجاب اسمبلی کو اپنی سرگرمیوں کا ایک مرکزی نقطہ بنانا ہے۔ اور میں یہ توقع کرتا ہوں کہ آپ کا دفتر اور آپ کی سرگرمیاں پنجاب اسمبلی کو ایک مرکزی نقطہ بنا کر رکھیں گی۔ آخر میں میں آپ سے عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس انتخابی عمل کے نتیجے میں جمہوریت کی ایک نئی صبح طلوع ہو چکی ہے۔ اور ہم نے جمہوریت کی اس صبح کے اجالوں کو عام غریب کی جمہوریت تک پہنچانا ہے۔ ان محروم اور ان بے سارا لوگوں تک پہنچانا ہے کہ جن کو اس ملک میں انصاف دینے کیلئے، ان کو عدل دینے کیلئے اور احسان دینے کیلئے اور ان سے مساوی سلوک کیلئے سعی کئی ہے جس کیلئے وہ لوگ مدتوں سے تڑپ رہے ہیں ان کی آرزوں اور انگوں پر پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو، پاکستان پانچینہ بلا۔۔۔۔۔ (خوابائے حسین)۔۔۔۔۔

ایک معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے۔

جناب سیکر کاٹھ جی پوائنٹ آف آرڈر

ایک معزز ممبر جناب والا! جب ہم ایوان میں آئے ہیں تو یہ ایک Pamphlet ساماری نشستوں پر پڑا ہوا پایا گیا ہے۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے نہیں ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ راشی زانی اور شرابی لوگوں کو کابینہ میں نہ رکھا جائے، عوام کے خون سے کارخانے اور فیکٹریاں بنانے

والے کاغذ میں شمولیت کے حقدار نہیں ہیں۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے اور اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ تالیاں۔۔۔ اس میں میرا پورا اثاثہ یہ ہے کہ جناب غلام حیدر دائیں صاحب ایک انتہائی باکردار سیاست دان ہیں وہ ان تمام چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ مجھے سابقہ پارلیمانی روایات کا پتہ نہیں ہے۔ بہر حال اس قسم کے پرچے اسمبلی کے اندر تقسیم نہیں ہونے چاہئیں

جناب ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

جناب سپیکر: یہ پرچے تقسیم کرنے کی ہماری یہاں کوئی پارلیمانی روایت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اجازت ہے۔ یہ اپنے طور پر ہی کوئی پرچہ لائے ہوں گے۔ میرے خیال میں کوئی معزز رکن ہی یہ پرچہ لائے ہوں گے۔ میں ان بارے میں آپ کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ کوئی پارلیمانی روایت نہیں ہے کہ ایسے پرچے ایوان میں تقسیم کئے جائیں۔ اب سیکرٹری اسمبلی معزز اور لیکن کو ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے طریقہ کار کے بارے میں آپ کو بتائیں گے، آپ خاموشی سے تشریف رکھے، ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کا عمل شروع ہوتا ہے اور سیکرٹری اسمبلی آپ کو اس کے طریقہ کار سے آگاہ کریں گے۔

سیکرٹری اسمبلی: معزز اراکین! پروگرام کے مطابق ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے سلسلے میں کانڈات نامزدگی وصول کرنے کا وقت کل 5.00 بجے شام تک تھا۔ جناب مناظر علی رانجھا اور ملک اقبال احمد خان ننگرپال کے کانڈات نامزدگی مقررہ وقت تک وصول ہوئے اور پڑتال پر درست پائے گئے۔ کانڈات نامزدگی واپس لینے کا وقت گیارہ بجے شب تک تھا، مذکورہ وقت گزر جانے تک کسی نے بھی کانڈات نامزدگی واپس نہیں لئے، لہذا باقاعدہ طور پر نامزد کنہ امیدوار جناب میں مناظر علی رانجھا اور ملک اقبال احمد خان ننگرپال ہیں۔ اس لئے ڈپٹی سپیکر کے عہدے کیلئے الیکشن ہو گا۔ جس کا طریقہ کار یہ ہے۔ حلقہ نیابت کے مطابق جب کسی ممبر معزز رکن کا نام پکارا جائے گا تو حلقہ رکن سیکرٹری اسمبلی سے بیٹھ بیچر وصول کریں گے۔ جناب سپیکر اکی سیٹ کے بیچے قائم کنہ پوچھ میں آپ جا کر بیٹھ بیچر پر اپنے پسند کے امیدوار کے نام کے آگے مڑھٹا کھینے سنگ اور بیٹھ بیچر کو بتد کر کے سیکرٹری اسمبلی کی میز پر رکھے گئے بیٹھ بکس میں ڈال دیں گے۔ بیٹھ بیچر پر بیٹھ بکس میں ڈالنے اور ممبر سیکرٹری اسمبلی کو واپس کرنے کے بعد معزز رکن اپنی نشست پر چلے جائیں گے اور انتظام پر ملک تک اپنی سیٹ پر تشریف فرما رہیں گے۔

(اس مرحلہ پر ڈپٹی سپیکر کے انتخاب کے لیے دو ٹک ہوئی اور دو ٹک کا نتیجہ مرتب کیا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر کا حلف

جناب سپیکر: میاں مناظر علی رانجھا صاحب نے 194 ووٹ حاصل کئے ہیں۔ اور ملک اقبال محمد خان نے 13 ووٹ حاصل کئے ہیں اسلئے میاں مناظر علی رانجھا صاحب کو باضابطہ طور پر ڈپٹی سپیکر کیلئے منتخب قرار دیا جاتا ہے۔ (تالیان) میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے عمدہ کا حلف اٹھائیں۔
(اس مرحلہ پر میاں مناظر علی رانجھا صاحب نے بطور ڈپٹی سپیکر حلف لیا)

جناب سپیکر: میں سب سے پہلے جناب ملک محمد اقبال خاں صاحب کو دعوت دیتا دوں گا کہ کیا وہ ارشاد فرمانا چاہیں گے۔

ملک محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کا جو یہ انتخاب ہوا یہ ایک جمہوری عمل کا حصہ ہے جو آپ کی زیر نگرانی اور خوشگوار ماحول اور جمہوری طریقہ سے مکمل ہوا ہے۔ اس میں جناب مناظر علی رانجھا صاحب کامیاب ہوئے ہیں ان کو دل سے مبارکباد دیتا ہوں (غروبائے حسین)

جناب سپیکر! یہاں اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دو پارٹیز ہوتی ہیں اور اور حزب اختلاف ہی میں سمجھتا ہوں کہ کسی جمہوری ادارے کی روح ہوتی ہے۔ حزب اختلاف اگر نہ ہو تو یہ بالکل ایسے ہی لگتا ہے جیسے ایک جسم میں روح نہیں ہے اور وہ روح کے بغیر جسم ہے تو جناب سپیکر ہم اس ادارے کا تقدس بحال رکھیں گے۔ اور جمہوری روایات کے تحت یہاں اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور جناب سپیکر جیسا کہ آج حزب اختلاف نے یہ پہل کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جناب والا! کو یہاں بلا مقابلہ منتخب کیا ہے تو اس کے لئے بھی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم جمہوری روایات کے مطابق یہاں اپنا کردار ادا کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب نصر اللہ خان دریشک وزیر قانون و پارلیمانی امور کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (سرور نصر اللہ خان دریشک): جناب والا! میں آپ کے توسل سے محترم مناظر علی رانجھا صاحب کو ڈپٹی سپیکر کے عمدہ پر منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ہاؤس اور یہ عمدہ ہمارے بھائی کیلئے بنا نہیں ہے۔ ماشاء اللہ وہ 1985ء میں اس ایوان کے معزز رکن اور معزز ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے انجام دے چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس دور کی اچھی کارکردگی کا نتیجہ تھا جس میں اسلامی جمہوری اتحاد کی ہائی کمانڈ نے ہدیہ تحریک پیش کرتے ہوئے انکو دوبارہ اس منصب جلیلہ کے لئے Nominated کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔ جناب مناظر علی رانجھا صاحب نے اس دور میں بھی جس خوش اسلوبی، سیاسی بصیرت اور غیر جانبداری سے ہاؤس کے معاملات کو چلایا اس کے نتیجے میں آج دوبارہ ان کو یہاں ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے کا موقع ملا ہے۔ جناب والا! اس موقع پر میں جناب مناظر علی رانجھا صاحب کو اپنی طرف سے حزب اقتدار کے ارکان کی طرف سے دل کی گرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس ایوان کے امور احسن طریقہ سے انجام دینے کیلئے انہیں میزا اور میرے رفقاء کار کا بھرپور تعاون حاصل رہیگا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ہمارے حزب اختلاف کے بھائیوں نے اسوقت جو اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے۔ اختلاف رائے جمہوریت کی بنیاد ہے۔ اس طریقے سے جمہوریت کو تقویت ملتی ہے۔ انہوں نے اختلاف رائے قائم کر کے جو کردار ادا کیا ہے اس سے انہوں نے جمہوریت کی خدمت کی ہے اس پر ان کو ہدیہ تحریک پیش کرتا ہوں اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز ان کی جو جائز اختلاف رائے ہوگی اور جو ایسے جائز معاملات ہونگے جن میں اختلاف رائے کریں گے اس سے ہم ہمیشہ راہنمائی حاصل کریں گے۔ اور جن جائز معاملات کی یہ نشاندہی کریں گے اس سے ہم انشاء اللہ العزیز اپنی اصلاح کریں گے۔ اور ان کو اپنے ساتھ لیکر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آخر میں جناب والا! ایک دفعہ پھر اپنے بھائی جناب مناظر علی رانجھا صاحب کو ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب رانا اکرام ربانی صاحب۔۔۔

رانا اکرام ربانی (قائد حزب اختلاف): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سنے منتخب ہونے والے ڈپٹی سپیکر کو اپنے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے بہت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جیسا کہ وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ 85ء کی اسمبلی میں ان کی کارکردگی ہر لحاظ سے قابل تحسین تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے فرائض پوری ذمہ داری سے ادا کریں گے اور اس سلسلے میں انہیں ہمارا پورا تعاون حاصل رہے گا۔

آج کلیہ جو عرصہ ہم نے اس انتخاب کے سلسلے میں گزارا یہ ایک جمہوری عمل کا حصہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ ڈپٹی سپیکر صاحب کے ذہن میں بھی اس کی اہمیت صرف اسی لحاظ سے رہے گی۔ میں اس میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ جس طریقے سے جناب سپیکر آپ کی پارٹی کی طرف سے آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں توقع تھی کہ آپ کی کارگزاری کے پیش نظر آپ کی ترقی ہو جائے گی اور مناظر علی راہنما صاحب کی ترقی ہو جائے گی لیکن ہر پارٹی کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ ہم اراکین حزب اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ کو شش کریں گے کہ ہاؤس کا ماحول خوشگوار رہے اور اس ماحول میں ہم سب مل کر پنجاب کی کوئی خدمت سرانجام دے سکیں تاکہ ہمیں بھی اپنی کارکردگی پر فخر ہو اور ہمارے Electorate جو ہیں وہ بھی اپنے فیصلوں پر خوش رہ سکیں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے؟

میاں مناظر علی راہنما: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے خیر پاکستان جناب میاں نواز شریف صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے پارلیمانی گروپ کی میٹنگ میں میرا نام بطور ڈپٹی سپیکر تجویز کیا۔

حضور والا! میں جناب غلام حیدر وائس صاحب کا اور آپ کا بھی تمہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے مجھے یہ سعادت بخشی کہ میں آپ کے ساتھ کام کروں۔ میں اپنے معزز ساتھیوں کا اور اپنی بہن کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے پارلیمانی گروپ کی میٹنگ میں میرے نام کی منظوری عطا فرمائی اور آج کے انتخاب میں جس انداز سے میرے معزز ساتھیوں نے مجھے کامیاب کرایا۔ میں دل کی گمرائیوں سے ان کا شکر گزار ہوں۔ میں اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں کو بھی یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم الیکشن کی تلخیوں کو بھلا کر انشاء اللہ پاکستان کی ترقی اور اس صوبے کی بہتری کے لیے کام کریں گے۔ میں اپنے تمام بھائیوں کو یقین دلانا ہوں کہ آپ نے جو اعتماد اور یقین میری ذات پر کیا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ حتی المقدور کوشش کروں گا۔ کہ وہ آپ کا اعتماد اور یقین میرے اوپر بحال رہے۔ آج جبکہ پاکستان ایک نئی جمہوریت کے راستے پر گامزن ہو گیا ہے۔ فخر پاکستان میاں نواز شریف صاحب پاکستان کے وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ اور جناب غلام حیدر وائس صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ بننے والے ہیں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو مزید مضبوطی اور مزید زندگی عطا کرے اور ان کو استحکام بخشنے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں دل کی گمرائیوں سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔ مجھ پر اعتماد کیا، یقین کیا اور میں آپ کو یقین دلانا ہوں کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی بھرپور کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات اور امیدوں پر پورا اتر سکوں۔

میں پھر آپ کا 'اپنے تمام دوستوں کا' اپنی بہن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نہو ہائے حسین)

جناب سپیکر: معزز خاتون و حضرات!

میں بھی میاں مناظر علی رانجھا صاحب کے انتخاب کے سلسلے میں اپنے رہنا اور اپنے ساتھیوں کے جذبات میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میاں صاحب 1985ء سے 1988ء تک میرے ساتھ ڈپٹی سپیکر کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور جس قدر عہدہ طریقے سے اور باوقار انداز میں میرے ساتھ جس انعام و تقسیم کے ساتھ اور جس مکمل ہم آہنگی کے ساتھ انہوں نے کام کیا ہے۔ مجھے وہ وقت نہیں بھولتا۔ میں یہی محسوس کرتا تھا کہ میرے ساتھ میاں مناظر علی رانجھا صاحب محض ڈپٹی سپیکر کی حیثیت سے نہیں ہیں۔ بلکہ میرے چھوٹے بھائی کی حیثیت سے یہ میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ (نہو ہائے حسین) اچھا انسان چاہے کسی بھی عہدے یا کسی بھی آفس میں ہو اس کی Performance اچھی ہی ہوتی ہے۔ میں نے ان کو جہاں ایک اچھا ڈپٹی سپیکر پایا ہے وہاں میں نے انکو ایک نہایت مخلص ساتھی، نہایت وفادار ساتھی اور نہایت اچھا انسان پایا ہے۔ ان میں اعلیٰ اور اچھے انسان کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ میری ان کے لیے ہمیشہ خواہش اور نیک تمنائیں ہیں کہ اللہ کریم ان کو زندگی میں کامیابیوں اور کامرائیوں سے ہمکنار کرے۔ مجھے ان کے آج ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ حزب اختلاف نے اپنا کراوار ادا کرتے ہوئے اپنا امیدوار کھڑا کر کے اس جمہوری عمل میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اور جس فراخدلی کے ساتھ ملک محمد اقبال خان نے ان کے مد مقابلے اور قائم حزب اختلاف جناب رانا اکرام ربیانی صاحب نے میاں مناظر علی رانجھا کے انتخاب پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور ان کو مبارکباد دی ہے۔ یہ بات ان کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اور میں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے حسن و خوبی کے ساتھ اس بات کو Take up کیا ہے۔

میں آخر میں پھر اپنے بھائی میاں مناظر علی رانجھا صاحب کو اپنی طرف سے مکمل تعاون مجھے جنرلوں کے ساتھ 'نیک جذبوں کے ساتھ' نیک توقعات کے ساتھ 'دل کی گرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نہو ہائے حسین)

اب یہ دو احکامات ہیں لیکن ان احکامات سے پہلے میں چاہوں گا کہ سیکرٹری اسمبلی کل کے پروگرام کے بارے میں طریقہ کار کا اعلان کریں۔ اس کے بعد میں یہ گورنر پنجاب کے دونوں آرڈرز پڑھ دوں گا۔

میاں منظور احمد موہل: جناب سپیکر! ٹائم بڑھالیں۔

MR SPEAKER: Time extended for ten minutes.

سیکرٹری اسمبلی: معزز اراکین! جناب گورنر نے آئین کے آرٹیکل 130 شق 2 (الف) کے تحت ایسے رکن کا تعین کرنے کے لئے جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہو اسمبلی کا خصوصی اجلاس مورخہ 8 نومبر 1990ء صبح 10 بجے طلب فرمایا ہے۔ کوئی بھی رکن آج مورخہ 7 نومبر 1990ء کو 6 بجے شام سے قبل کسی وقت قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 16 (ای) گوشوراء (الف) کے مطابق سیکرٹری اسمبلی کو مذکورہ اجلاس میں ایک ایسی تجویز پیش کرنے کا نوٹس دے سکتا ہے۔ جس کے تحت ایسے رکن کا تعین کرنا مطلوب ہو جسے اراکین اسمبلی کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ اس ضمن میں تجویز نامہ اور دیگر تفصیلات کے لئے سیکرٹری اسمبلی سے رجوع فرمائیں۔ کانفرنس کی پڑتال جناب سپیکر کے جمیور میں شام سات بجے کی جائے گی۔ نامزد امیدواران تجویز کنندہ گان، نامزد کنندگان پڑتال کے وقت تشریف لاسکتے ہیں، متذکرہ خصوصی اجلاس کی فہرست کارروائی قواعد کے مطابق جاری کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ بات واضح ہو گئی کہ آج شام چھ بجے تک وزیر اعلیٰ کے کانفرنس نامزدگی پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ کو دئے جائیگے اور میرے آفس میں سات بجے ان کی Scrutiny ہوگی۔ جو صاحب تشریف لانا چاہیں یا ان کے نمائندے تشریف لانا چاہیں وہ تشریف لاسکتے ہیں۔

The following orders of the Governor of the Punjab, were read out by Mr. Speaker :

"In exercise of the power conferred by Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from Wednesday the 7th of November, 1990 after the completion of the business on that day.

Mian Muhammad Azhar
Governor of the Punjab.

In exercise of the powers conferred by Article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Mian Muhammad Azhar, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, the 8th November, 1990 at 10.00 a.m. in the Assembly Chambers, Lahore.

MIAN MUHAMMAD AZHAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB".

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی جمعرات 8 نومبر 1990ء صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کی گئی)